فیضانِ عثمان مَروَندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ
لعل شہباز قلندر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت

امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "پُر اَسرار بھکاری" میں بحوالہ فِردَوسُ الاخبار دُرُود شریف کی فضیلت نقل فرماتے ہیں: سرکارِ مدینۂ منورہ، سردارِ مکۂ مکرمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ساتویں صدی ہجری کی ایک دوپہر ڈھل رہی تھی کہ درویشوں کا ایک قافلہ مختلف علاقوں میں نیکی کی دعوت دیتا ہوا باب الاسلام سندھ کے ایک علاقے میں پہنچا۔ ان دنوں باب الاسلام سندھ برائیوں اور بدکاریوں کی آماجگاہ تھا۔ ہر طرف گناہوں کا دور دورہ تھا۔ اس علاقے میں خاص طور پر کفر و شرک اور فحاشی و بدکاری

---

(1) ... فردوس الاخبار، ۲/۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰

عام تھی۔ بعض علاقے تو ایسے تھے کہ جہاں مسلمانوں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر تھی۔ دینی معلومات نہ ہونے کے باعث لوگ زندگی کے ہر شعبے میں بے راہ روی اور معاشرتی برائیوں کا شکار تھے۔ لوگوں کی اَخلاقی حالت اَبتر تھی اسی وجہ سے جگہ جگہ "برائی کے اڈے" قائم تھے۔ درویشوں کا یہ قافلہ ایک ایسے محلے میں ٹھہرا جہاں ہر طرف چہل پہل تھی۔ شام ڈھلتے ہی چراغ روشن ہونے لگے، شام نے رات کا لبادہ اوڑھا تو گانے بجنے لگے، عورتیں سرِعام گناہ کی دعوت دینے لگیں، اوباش نوجوان گناہوں کے بھنور کی طرف کھنچتے چلے جارہے تھے۔ یادِ الٰہی میں مگن درویش یہ دیکھ کر بہت پریشان ہوئے اور اپنے امیرِ قافلہ سے عرض کرنے لگے: حضور! یہاں قیام کرنا ہمارے لیے مناسب نہیں، کہیں اور چلتے ہیں یہ تو بہت ہی بُری جگہ ہے۔ امیرِ قافلہ نے فرمایا: ہم یہاں اپنی مرضی سے نہیں آئے بلکہ بھیجے گئے ہیں۔ امیرِ قافلہ کا جواب سُن کر درویش مطمئن ہوگئے۔ جوں توں رات گزری، صبح گناہوں کا بازار سرد پڑ چکا تھا۔ اگلی رات درویش یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ بازار میں کل جیسی رونق نہ تھی۔ دوسری طرف برائی کے اڈوں پر بھی اوس پڑ چکی تھی، جو بھی آتا محلے میں داخل ہوتے ہی اُلٹے پاؤں واپس لوٹ جاتا۔ اب تو یہ معمول ہی بن گیا، بازار کی رونقیں ختم ہونے لگیں۔ ایک دن ساری عورتیں جمع ہوئیں اور کہنے لگیں: جس دن سے یہ درویش یہاں آئے ہیں ہمارا تو کاروبار ہی ٹھپ ہوگیا ہے۔ انہیں یہاں سے نکالو ورنہ ہم تو بھوکے مرجائیں گے۔ چنانچہ وہ ان درویشوں کے

پاس آئیں اور کہا: بابا ”آپ صوفی لوگ ہیں یہاں آپ کا کیا کام، یہ گناہوں کی جگہ ہے، یہاں سے چلے جائیں آپ کی وجہ سے ہمارا کام بند ہو رہا ہے“۔ درویشوں کے امیرِ قافلہ نے فرمایا: ”ہم یہاں جانے کے لیے نہیں آئے، اب تو ہمارا مزار بھی یہیں بنے گا۔ البتہ اگر تمہیں کوئی مسئلہ ہے تو تم یہاں سے چلی جاؤ۔“ امیرِ قافلہ کا جواب سن کر انہیں پریشانی لاحق ہوگئی۔ چونکہ بڑے بڑے زمیندار اور رؤسا یہاں تک کہ خود راجہ بھی ان گناہوں میں شریک تھا لہٰذا انہوں نے راجہ کو شکایت کر دی۔ راجہ نے اپنے سپاہیوں سے کہا: درویشوں سے کہو یہاں سے چلے جائیں ورنہ انہیں زبردستی نکال دیا جائے گا۔ راجہ کا حکم پاتے ہی سپاہی درویشوں کے قافلے کی طرف روانہ ہوئے ابھی قریب بھی نہ پہنچے تھے کہ اچانک ان کے پاؤں زمین نے پکڑ لیے۔ سپاہیوں نے قدم اٹھانے کے لیے بہت جتن کیے مگر بے سود۔ انہوں نے واپس پلٹنے کی کوشش کی تو زمین نے پاؤں چھوڑ دیے۔ سپاہی گھبرا کر واپس لوٹ گئے۔ وہ عورتیں حیرت میں ڈوبی یہ منظر دیکھ رہی تھیں ان کے دل کی دنیا زیر و زبر ہوگئی اور وہ دلی طور پر اس بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی معتقد ہو چکی تھیں، بے ساختہ اس بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (جو کہ اس قافلے کے امیر بھی تھے) کے قدموں میں گر کر تائب ہو گئیں اور دائرۂ اسلام میں داخل ہو گئیں۔ ان کی دیکھا دیکھی مرد بھی ان بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دستِ حق پرست پر تائب ہو کر دائرۂ اسلام میں

داخل ہو گئے۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ بلند رتبہ درویش کون تھے؟ جی ہاں! یہ کوئی اور نہیں بلکہ بابُ الاسلام سندھ کی پہچان حضرت لعل شہباز قلندر سیِّد محمد عثمان مَرْوَندی کاظمی حنفی قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تھے اور دوسرے درویش آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مرید اور خادم تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سیہون شریف ضلع دادو بابُ الاسلام سندھ تشریف لاکر کفروشرک کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو اسلام کے پاکیزہ اُصولوں سے روشناس کرایا۔ اس ظلمت کدے میں اسلام کی شمع روشن کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آمد سے بابُ الاسلام سندھ میں اسلام کی روشنی پھیلتی چلی گئی۔ لوگ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پُرتاثیر دعوت پر جوق در جوق دائرۂ اسلام میں داخل ہونے لگے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات اور سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی میٹھی میٹھی سنتوں کی روشنی میں زندگی بسر کرنے لگے۔ سُطورِ ذیل میں نیکی کی دعوت کے عظیم داعی، مُبلِّغِ اسلام حضرت لعل شہباز قلندر سیِّد محمد عثمان مَرْوَندِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے مختصر حالاتِ زندگی پیش کیے جاتے ہیں۔

---

1 ... اللہ کے ولی، ص ۳۴۰، اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۳۳، شانِ قلندر، ص ۲۸۸ بتصرف

ولادت اور سلسلہ نسب

حضرت سَیِّدُنا لعل شہباز قلندر محمد عثمان مَروَندی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی ساداتِ کرام کے مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت مشہور قول کے مطابق ۵۳۸ھ بمطابق 1143ء میں آذربائیجان کے قصبہ "مَروَند" میں ہوئی۔ (1) اسی مناسبت سے آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کو مَروَندی کہا جاتا ہے۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کا نام سَیِّد محمد عثمان ہے جبکہ آپ اپنے لقب "لعل شہباز" سے مشہور ہیں۔ (2) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو اس قدر حسن وجمال عطا فرمایا تھا کہ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کی پیشانی کے نور کے سامنے چاندنی بھی مات تھی۔ حضرت علامہ مولانا میر سَیِّد غلام علی آزاد بلگرامی رَحمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کا سلسلۂ نسب تیرہ واسطوں سے حضرت سَیِّدُنا امام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ تک پہنچتا ہے۔"

آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کا سلسلۂ نسب یوں ہے: سَیِّد عثمان مروندی بن سید کبیر بن سَیِّد شمس الدین بن سَیِّد نور شاہ بن سَیِّد محمود شاہ بن سَیِّد احمد شاہ بن سَیِّد ہادی بن سَیِّد مہدی بن سَیِّد منتخب بن سَیِّد غالب بن سَیِّد منصور بن سَیِّد اسماعیل بن سَیِّدُنا امام محمد بن جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہم۔ (3)

---

1 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۲۳

2 ... شان قلندر، ص ۲۶۴ ملخصاً

3 ... لب تاریخ سندھ مخطوط، ص ۹ بحوالہ تذکرہ اولیاءِ سندھ، ص ۲۰۶

والد ماجد

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ گرامی حضرت مولانا سید کبیر الدین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن اپنے وقت کے مشہور عالمِ دین اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی تھے۔ اپنا زیادہ تر وقت عبادتِ الٰہی میں صَرف کیا کرتے تھے۔ صوفیانہ طبیعت کے مالک تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے سراپا کو سنّتِ نبوی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سانچے میں ڈھال کر زِیست (زندگی) کو شریعت کے عین مطابق گزارا۔ چونکہ سید زادے تھے اس لیے لوگ بے پناہ عزت احترام کرتے تھے۔[1]

بعض سیرت نگاروں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ گرامی کا نام حضرت مولانا سیّد ابراہیم کبیر الدین بھی نقل کیا ہے۔[2]

والدِ ماجد کا مقام

والدِ ماجد حضرت مولانا سید کبیر الدین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن جب اپنے جَدِّ امجد سَیِّدُ الشُّہَدَاء حضرت سیدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مزارِ اقدس پر حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا تو امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف سے سلام کا جواب عنایت ہوا اور کرم بالائے کرم یہ کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھوں سے ظاہری پردے ہٹے اور آپ نے شُہدائے کربلا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے وہ مدفن بھی دیکھے جو

---

1 ... شانِ قلندر، ص ۲۶۲ بتغیر
2 ... سیرت پاک لال شہباز قلندر، ص ۷

عام لوگوں کو معلوم نہیں۔[1]

سیّدنا علی المرتضی کے پیارے عثمان مروندی

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ محترم حضرت مولانا سید کبیر الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں مولائے کائنات علی المرتضی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی زیارت نصیب ہوئی تو عرض کیا: یا امیر المومنین! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا کیجئے کہ مجھے نیک اور صالح فرزند عطا فرمائے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے بشارت دیتے ہوئے فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ایک فرزندِ صالح سے نوازے گا، اس کا نام محمد عثمان رکھنا اور جب اس کی عمر تین سو چوراسی دن ہو جائے تو سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں سلام پیش کرنے کے لیے اسے مدینہ طیبہ لے کر آنا اور پھر امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مزارِ مبارک پر حاضر ہو کر سلام عرض کرنا۔“ چنانچہ جب حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت ہوئی تو والدِ گرامی نے یونہی کیا۔[2]

والدہ ماجدہ

حضرت سیدنا لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ ماجدہ، حاکمِ مروند سیّد سلطان شاہ کی صاحبزادی تھیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا بہت نیک اور عبادت گزار

---

1 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۲۴

2 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۲۵ بتغیر

خاتون ہونے کے ساتھ ساتھ قناعت پسندی اور جود و سخا جیسی عمدہ صفات کی بھی مالک تھیں۔[1]

ولادت سے پہلے والدہ کو ولایت کی بشارت

حضرت سیدنا عثمان مروندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب اپنی والدہ ماجدہ کے شکمِ اطہر میں تھے تو ایک رات والدہ ماجدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کو خواب میں حضرت سیدتنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے فرمایا: بیٹی! تمہارا یہ بیٹا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب و برگزیدہ ولی ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ذریعے بہت سے گناہ گاروں کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے گا۔ جب اس کی ولادت ہو جائے تو اس کے کانوں میں کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھنا اور میرا سلام کہنا۔[2]

قلندر کہنے کی وجہ

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سلسلۂ قلندریہ سے بھی تعلق رکھتے تھے اسی لئے آپ کو قلندر کہا جاتا ہے۔ بَرِّ صغیر میں سلسلۂ قلندریہ نے حضرت شاہ خضر رومی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (مُتَوَفّٰی ۵۹۹ھ) سے شہرت پائی۔[3]

---

1. ... اللہ کے خاص بندے، عبدہ، ص ۵۲۴
2. ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۲۴ بتصرف
3. ... اقتباس الانوار، ص ۲۶

قلندر کون ہوتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قلندر خلافِ شرع حرکتیں کرنے والے کو نہیں کہا جاتا، جیسا کہ فی زمانہ بے نمازی، داڑھی چٹ، خلافِ شرع مونچھیں، عورتوں کی طرح لمبے لمبے بال، ہاتھ پاؤں میں لوہے کے کَڑے پہننے والے لوگ کہتے پھرتے ہیں کہ ہماری تو قلندری لائن ہے، مَعَاذَ اللہ، حالانکہ صوفیائے کرام کی اصطلاح میں قلندر شریعت کے پابند کو ہی کہا جاتا ہے چنانچہ

مُصنِّفِ کُتُبِ کَثیرہ، خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند فیضِ مِلّت حضرت علامہ مولانا مفتی فیض احمد اویسی رضوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: "قلندر وہ ہے جو خلائقِ زمانہ سے ظاہری اور باطنی تجربہ حاصل کر چکا ہو، شریعت و طریقت کا پابند ہو۔" مزید فرماتے ہیں: "دراصل صوفی اور قلندر ایک ہی ذات کا نام ہے صرف لفظ دو ہیں مُسَمّٰی (ذات) ایک۔ مگر حق یہ ہے کہ ان میں عموم خصوص کی نسبت ہے، اس لئے کہ ہر قلندر صوفی تو ہو سکتا ہے لیکن ہر صوفی قلندر نہیں، کیونکہ جہاں صوفی کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے قلندر کی ابتدا ہوتی ہے۔"(1)

القاب کی وجہ تسمیہ

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چہرۂ انور پر لال رنگ کے قیمتی پتھر "لعل" کی

---

(1)... قلندر کی شرعی تحقیق، ص۶ بتصرف

مانند سرخ کرنیں پھوٹتی محسوس ہوتی تھیں اسی مناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "لعل" کے لقب سے مشہور ہوئے جبکہ "شہباز" کالقب بارگاہِ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عطا ہوا۔ چنانچہ منقول ہے کہ ایک رات آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد حضرت سیدنا کبیر الدین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ المُبِیْن امامِ عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زیارت سے فیض یاب ہوئے، سیّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ہم تمہیں وہ شہباز عطا کرتے ہیں جو ہمیں ہمارے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عطا ہوا ہے۔ اس بشارت کے بعد حضرت لعل شہباز قلندر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد کی ولادت ہوئی اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ولایت کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہوگئے۔[1]

بچپن اور ابتدائی تعلیم

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ابتدائی سلسلۂ تعلیم والدِ گرامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کے زیرِ سایہ تکمیل پایا۔ چونکہ والدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا تقویٰ و پرہیز گاری اور زیورِ علم سے آراستہ وپیراستہ تھے اس لیے بچپن ہی سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اللہ والوں کی محبتیں اور صحبتیں میسر آئیں۔ جس کے نتیجے میں فُیُوض وبرکات اور علمِ دین کے گہرے نُقُوش آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی لوحِ قلب پر مُنَقَّش ہوئے۔ یوں بچپن ہی

1 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۲۲ بتغیر

میں نیکی اور راست بازی آپ رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡه کا شِعار بن چکی تھی۔[1]

حفظِ قرآن اور مسائلِ دینیہ

الله عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡه کو غیر معمولی قوّتِ حافظہ سے نوازا تھا۔ آپ رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡه نے جونہی پڑھنے کی عمر میں قدم رکھا تو آپ رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡه کو علاقے کی مسجد میں دینِ اسلام کی ابتدائی تعلیم کے حصول کے لیے بھیجا گیا۔ والدہ ماجدہ کی دلی خواہش تھی کہ میرا بیٹا خوب علمِ دین حاصل کرے۔ چنانچہ آپ رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡه نے والدہ ماجدہ کی خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اپنے گاؤں کی مسجد میں ابتدائی تعلیم کا آغاز کیا۔ آپ رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡه چونکہ مادرزاد ولی تھے لہٰذا جلد ہی آپ رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡه نے قرآن پاک پڑھنے کے ساتھ ساتھ ابتدائی دینی مسائل بھی سیکھ لیے۔ چھ برس کی عمر تک دین کے چِیدہ چِیدہ مسائل اور نماز روزہ اور طہارت کے بارے میں ضروری مسائل سے آپ کو مکمل طور پر آگاہی حاصل ہو چکی تھی۔ سعادت مند والدین کی مدنی تربیت نے قرآن پاک حفظ کرنے کا شوق وجذبہ بیدار کیا تو سات سال کی عمر میں قرآن مجید بھی حفظ کرلیا۔ اس کے بعد دیگر علومِ دینیہ کی تحصیل میں مصروف ہو گئے اور بہت جلد مُرَوَّجہ عُلُوم و فُنُون کے ساتھ ساتھ عربی اور فارسی زبانوں میں بھی مہارت حاصل کرلی۔[2]

---

1 ... شانِ قلندر، ص۲۶۸ بتغیر

2 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص۵۲۵ تصرف

بچوں کی تربیت کب شروع کی جائے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ والدین کی تربیت اور گھر کے مدنی ماحول کی برکت تھی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سات سال کی عمر میں قرآنِ پاک حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ دینی مسائل بھی سیکھ لئے جبکہ فی زمانہ والدین کی ایک تعداد ہے جو اس انتظار میں رہتی ہے کہ ابھی تو بچہ چھوٹا ہے جو چاہے کرے، تھوڑا بڑا ہو جائے تو اس کی اخلاقی تربیت شروع کریں گے۔ ایسے والدین کو چاہیے کہ بچپن ہی سے اولاد کی تربیت پر بھرپور توجہ دیں کیونکہ اس کی زندگی کے ابتدائی سال بقیہ زندگی کے لئے بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں اور یہ بھی ذہن میں رہے کہ پائیدار عمارت مضبوط بنیاد پر ہی تعمیر کی جاسکتی ہے۔ جو کچھ بچہ اپنے بچپن میں سیکھتا ہے وہ ساری زندگی اس کے ذہن میں راسخ رہتا ہے کیونکہ بچے کا دماغ مثلِ موم ہوتا ہے اسے جس سانچے میں ڈھالنا چاہیں ڈھالا جاسکتا ہے، بچے کی یادداشت ایک خالی تختی کی مانند ہوتی ہے اس پر جو لکھا جائے گا ساری عمر کے لئے محفوظ ہو جائے گا، بچے کا ذہن خالی کھیت کی مثل ہے اس میں جیسا بیج بوئیں گے اسی معیار کی فصل حاصل ہو گی۔ یہی وجہ ہے کہ اگر اسے بچپن ہی سے سلام کرنے میں پہل کرنے کی عادت ڈالی جائے تو وہ عمر بھر اس عادت کو نہیں چھوڑتا، اگر اُسے سچ بولنے کی عادت ڈالی جائے تو وہ ساری عمر جھوٹ سے بیزار رہتا ہے، اگر اُسے سنّت کے مطابق کھانے پینے، بیٹھنے، جوتا پہننے، لباس پہننے، سر پر عمامہ باندھنے اور بالوں میں کنگھی وغیرہ کرنے کا عادی بنا دیا جائے تو

وہ نہ صرف خود ان پاکیزہ عادات کو اپنائے رکھتا ہے بلکہ اس کے یہ مدنی اوصاف اس کی صحبت میں رہنے والے دیگر بچوں میں بھی منتقل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔[1]

والدین کا داغِ مفارقت

دستورِ قدرت ہے کہ جسے جتنا بلند مقام عطا کیا جاتا ہے اتنی ہی آزمائشوں اور امتحانات سے گزارا جاتا ہے۔ حضرت سیدنا لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے امتحان کا وقت آچکا تھا۔ ایامِ زیست (زندگی کے دنوں) کی گنتی اٹھارہ سال کو پہنچی تو والد ماجد داغِ مُفارَقَت دے گئے، ابھی یہ زخم تازہ تھا کہ دو سال بعد والدہ ماجدہ بھی داعیٔ اَجَل کو لبیک کہہ گئیں۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید علمِ دین کے شوق میں گھربار چھوڑ کر راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے مسافر بن گئے اور علمائے کرام کی بارگاہ سے وراثتِ انبیاء یعنی علم اور صوفیائے کرام کی بارگاہ سے خزینۂ روحانیت جمع کرنے میں مصروف ہو گئے۔[2]

حضرت لعل شہباز قلندر سنی تھے

حضرت سیّدنا لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صحیح العقیدہ سُنی اور حنفی المذہب تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ساری زندگی اہلِ سنّت کے جلیل القدر علمائے کرام اور مشائخِ عُظّام ہی کے ساتھ دوستی اور نشست وبرخاست رکھی نیز

---

1 ... تربیتِ اولاد، ص ۲۳

2 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۲۶ بتصرف

ان ہی کے ساتھ سفر بھی فرمائے۔ حضرت سیّدنا لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی ایک نعتیہ غزل کے آخری مصرع میں اپنا عقیدہ یوں بیان فرماتے ہیں:

عثمان چو شد غلام نبی و چہار یار
امیدش از مکارم عربی محمد است

یعنی: عثمان جب ہوگئے حضورنبیٔ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چاروں یاروں (حضرت صدیقِ اکبر، حضرت عمر فاروقِ اعظم، حضرت عثمانِ غنی اور حضرت علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم) کے غلام۔۔۔ اُس کو امید ہے محمدِ عربی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاق و عادات سے۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیعت و خلافت

حضرت سیدنا عثمان مروندی المعروف لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علم و حکمت کی دولت سمیٹتے سمیٹتے جب کربلائے معلی پہنچے تو حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اولاد سے ایک بزرگ حضرت سیدنا شیخ ابو اسحاق سید ابراہیم قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے اور تقریباً ۱۲ ماہ تک

1 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۲۷ بتصرف

پیرومرشد کے زیرِ سایہ سلوک کی منزلیں طے فرماتے رہے۔ پیرومرشد حضرت سیدنا ابراہیم قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نظرِ ولایت نے جب اس بات کا مشاہدہ کیا کہ یہ اب مریدِ کامل بن کر طریقت کی اعلیٰ منزلیں طے کرچکے ہیں تو انہوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خرقہ ٔ خلافت و اجازت سے نوازا اور خدمتِ دین کے لیے راہِ خدا میں سفر کرنے کی ہدایت فرمائی۔ [1]

بعض سیرت نگاروں نے لکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیدنا شیخ بہاؤالدین زکریاملتانی سہروردی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے مرید و خلیفہ تھے۔ [2]

مرشد کے حکم پر عمل

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مرشدِ کریم نے چونکہ خدمتِ دین کے لئے کوئی خاص منزل متعین نہ فرمائی تھی اس لئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پیرومرشد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فرمان پر لبیک کہتے ہوئے اَن دیکھے راستوں پر نکل کھڑے ہوئے اور شہر بہ شہر گاؤں بہ گاؤں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہوگئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرتِ مبارکہ سے ایک مدنی پھول یہ بھی ملا کہ مرید کو چاہیے کہ جامع شرائط پیرومرشد کے احکام (جو بلا تاویلِ صریح خلافِ حُکمِ خدا اور رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ

---

1 ... شان قلندر وغیرہ، ص ۲۷۰ بتغیر

2 ... خزینۃ الاصفیاء، ۴/ ۷۹، تذکرہ حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی، ص ۱۱۱

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ ہوں) بلا چون وچرا اس بجالائے اور ہر وہ جائز کام کرے جس سے اس کی رضا اور خوشنودی حاصل ہو اور اپنے اَقوال واَفعال وحَرَکات وسَکَنات میں اُس کی ہدایات کے مطابق پابند رہے تاکہ اُس سے فُیُوض وبَرَکات حاصل کرنے میں کامیاب ہوسکے۔[1]

قافلوں میں سفر کرلوں میں عمر بھر جذبہ ہو وہ عطا میرے مرشِد پیا
مجھ سے بدکار سے اس گناہ گار سے رہنا راضی سدا میرے مرشِد پیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمعصر وہمسفر

حضرت سیدنا لعل شہباز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے مختلف اولیائے کرام کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر کیا۔ جن اولیائے کرام اور صوفیائے عُظّام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی صحبتوں سے فیض یاب ہوئے اور راہِ خدا کے مسافر بنے۔ ان میں سَرِ فہرست (۱) حضرت سیدنا شیخ فرید الدین گنج شکر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد، (۲) حضرت سیدنا بہاؤ الدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی، (۳) حضرت سیدنا مخدوم جہانیاں جلال الدین بخاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی (صوفیاء کی اِصطلاح میں ان تین اور چوتھے حضرت لعل شہباز قلندر کو چار یار کہتے ہیں۔) اور حضرت سیدنا شیخ صدر الدین عارف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام نامی اسمِ گرامی شامل ہے۔[2]

---

1 ... آداب مرشد کامل، ص:۱۹۸ ملتقطاً
2 ... معیار سالکان طریقت (سندھی)، ص ۳۲۴، تذکرہ اولیاءِ سندھ، ص ۲۰۶ بتغیر

مزارات پر حاضری

حضرت سیّدنا لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طریقت کی منازل طے کرنے میں مصروف تھے اور اس دوران اپنے اپنے وقت کے برگزیدہ اولیائے کرام سے روحانی فیض حاصل کرنے کے لئے ان کے مزارات پر حاضری بھی دیتے رہتے چنانچہ مشہد شریف میں حضرت سیّدنا امام علی رضا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور کوفہ (بغداد) میں امام الائمہ، سِراجُ الاُمّۃ، حضرت سیدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مزارِ اقدس پر حاضری دے کر فُیُوض و بَرَکات حاصل کئے۔[1]

غوثِ پاک کے مزار پر

حضرت سیّدنا لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پیرانِ پیر روشن ضمیر حضور غوثِ اعظم محی الدین سید ابو محمد عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے مزار شریف پر حاضر ہوئے، مراقبے کے دوران آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سیّدنا غوثِ اعظم کی زیارت ہوئی، سیّدنا غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: عثمان! اب مکہ مُعَظَّمہ چلے جاؤ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کی زیارت کرو۔[2]

سفرِ حج اور فکرِ مدینہ

حضرت سیّدنا لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مشہور و معروف علما و اولیا

---

1 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۲۹

2 ... سیرت حضرت لعل شہباز قلندر، ص ۷۲

سے اِکتِسابِ علم و روحانیت کے بعد آقائے دوجہاں، سردارِ اِنس وجاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درِ پاک پر حاضری کا ارادہ فرمایا۔ چونکہ حج کے ایام قریب تھے لہٰذا اِحرام باندھا اور چل پڑے۔ حضرت سیدنا لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف غالب تھا یہاں تک کہ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سفرِ حج پر روانہ ہو رہے تھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر کا خیال آگیا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یوں فکرِ مدینہ فرمانے لگے: "اے عثمان! تم سواری پر سوار حجِ بیتُ اللہ کے لیے جارہے ہو اور عنقریب تمہارا جنازہ بھی روانہ ہو گا۔ تم نے آخرت کے لیے کیا توشہ تیار کیا ہے؟ اسی خوفِ خدا کے ساتھ بیتُ اللہ شریف پہنچے، حج کی سعادت پائی اور انوارِ الٰہی کی بارش سے خوب مُستفیض ہوئے۔[1]

زیارتِ مدینہ

حجِ بیتُ اللہ سے مُشرَّف ہونے کے بعد مدینہ منورہ میں نبیِ مُحترم، شفیعِ مُعظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ مُحتشَم میں حاضر ہوئے اور عشق و محبت میں ڈوب کر اپنے پیارے آقا و مولیٰ محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خوب خوب درود و سلام کے گجرے نچھاور کیے۔[2] منقول ہے کہ روضۂ رسول پر حاضر کیا ہوئے جدا ہونے کو جی ہی نہ چاہتا تھا، لہٰذا گیارہ ماہ تک درِ رسول پر حاضر رہے۔ اگلے سال پھر حج

---

1 ... سیرت حضرت لعل شہباز قلندر، ص ۲۷

2 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۲۹

کی سعادت پائی اور ہندوستان کا سفر اختیار فرمایا۔ بَرِّ صغیر پاک و ہند میں آپ کی منزل سیہون شریف ضلع دادو باب الاسلام سندھ تھی چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پہلے مرکز الاولیاء لاہور تشریف فرما ہوئے۔

لاہور میں مزاراتِ اولیا پر حاضری

مرکز الاولیاء لاہور میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری جنیدی حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے مزارِ پُر انوار پر حاضری دی۔ مرکز الاولیاء لاہور قیام کے دوران ہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیّد میراں حسین زنجانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حضرت سیّد یعقوب حسین زنجانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارات پر بھی حاضری دی۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کے مزارات کا احترام ہر مسلمان پر لازم ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ انور پر حاضری دیا کرتے تھے۔ تابعینِ عظّام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مزارات پر حاضر ہوتے اور تبع تابعین، تابعینِ کرام کے مزارات پر حاضر ہو کر فیض حاصل کیا کرتے تھے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے رسالے "قبر والوں کی 25 حکایات" میں مزارات پر حاضری کے

1 ... سیرت حضرت لعل شہباز قلندر، ص ۲۷

آداب بیان فرمائے ہیں ان میں سے چند ملاحظہ فرمایئے:

مزارات پر حاضری کا طریقہ

❁... (اولیاءِ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام کے) مزاراتِ طیّبات پر حاضِر ہونے میں پائنتی (پا۔ ئِن۔ تی۔ یعنی قدموں) کی طرف سے جائے اور کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ پر مُواجَہہ میں (یعنی چہرے کے سامنے) کھڑا ہو اور متوسّط (مُ۔تَ۔وَس۔سِط۔ یعنی درمیانی) آواز میں (اس طرح) سلام عرض کرے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدِيْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ، پھر دُرُودِ غوثیہ تین بار، الحمد شریف ایک بار، آیۃُ الکرسی ایک بار، سُورَۃُ اِخلاص سات بار، پھر "دُرودِ غوثیہ" سات بار، اور وَقت فُرصت دے تو سُورۂ یٰسٓ اور سورۂ مُلک بھی پڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کرے کہ الٰہی! اِس قراءت پر مجھے اِتنا ثواب دے جو تیرے کرم کے قابِل ہے، نہ اُتنا جو میرے عمل کے قابل ہے اور اسے میری طرف سے اِس بندہ مقبول کو نَذر پہنچا۔ پھر اپنا جو مطلب جائز شرعی ہو اس کے لیے دُعا کرے اور صاحِبِ مزار کی رُوح کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قرار دے، پھر اُسی طرح سلام کرکے واپس آئے۔[1]

دُرودِ غوثیہ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔[2]

---

1 ... فتاوی رضویہ مخرجہ، ۹/ ۵۲۲

2 ... مدنی پنج سورہ، ص ۲۶۰

✿... مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو۔ (ایضاً) قَبْر کو بوسہ نہ دیں، نہ قَبْر پر ہاتھ لگائیں۔ (فتاوٰی رضویہ مخرجہ، ۵۲۲/۹، ۵۲۶) بلکہ قَبْر سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو جائیں۔

✿... تعظیم کی نِیّت سے قَبْر کا طواف کرنا حرام ہے۔ (بہارِ شریعت، ۸۵۰/۱)

✿... قَبْر کو سجدہ تعظیمی کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نِیّت ہو تو کفر ہے۔ (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ، ۴۲۳/۲۲)

قلندر پاک رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مدنی قافلے اور بابُ الاسلام آمد

حج کے بعد سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درِ اقدس پر حاضر ہوئے اور وہیں سے ہندوستان کے لیے رختِ سفر باندھا چنانچہ وہاں سے عراق پہنچے اور کچھ عرصہ وہیں قیام فرمایا پھر تبلیغ قرآن وسنّت کا عظیم فریضہ سر انجام دیتے ہوئے بلخ، بخارا اور مختلف علاقوں سے ہوتے ہوئے بابُ الاسلام سندھ میں جلوہ فرما ہوئے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ ایک جگہ قیام نہ فرماتے بلکہ اکثر مدنی قافلے کے مسافر رہتے چنانچہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مدینۃ الاولیاء ملتان، مرکز الاولیاء لاہور اور پھر ہندوستان کے دیگر شہر اجمیر، گرنار، گجرات، جونا گڑھ، پانی پت، کشمیر وغیرہ کا سفر اختیار فرمایا اور خوب نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حضرت سیّدنا لعل شہباز قلندر

---

1 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۲۹ بتصرف

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کس طرح مدنی قافلوں میں سفر کرکے نیکی کی دعوت کو عام کیا جبکہ آج کل لوگوں کی ایک تعداد جہالت وخرافات میں پڑی ہوئی ہے، نا جانے کیسے کیسے قبیح اور غیر شرعی افعال حضرت سیّدنا لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اِن بلند مرتبہ اور پابندِ شریعت بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پیروی کے نام پر اُن غیر شرعی افعال کا ارتکاب کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو چاہیے کہ ان تمام غیر شرعی امور سے توبہ کریں اور پرہیز گاری اختیار کریں، نمازِ پنجگانہ کی حفاظت کریں، شب بیداری اور تہجد کی عادت ڈالیں، ذکر و درود شریف کی کثرت کریں، اپنے بچوں کو سنتیں سکھائیں، انہیں حافظِ قرآن اور عالمِ دین بنائیں اور خود بھی نیکی کی دھومیں مچائیں۔

اجمیر شریف حاضری

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تقریباً چالیس دن تک اجمیر شریف میں سلطان الہند حضرت سیّدنا خواجہ معینُ الدین سیّد حسن چشتی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے مزارِ پُر انوار کے سائے میں قیام فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہاں عبادتِ الٰہی میں مصروف رہتے اور باطنی فیوض وبرکات سے مالامال ہوتے۔ (1)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... شان قلندر، ص ۲۷۹ بتغیر

سندھ کا مقدر جاگ اٹھا

ان دنوں برصغیر ہندوستان کے مختلف اطراف میں اولیاء وصوفیائے کرام شمعِ اسلام روشن کیے ہوئے تھے۔ وسطِ ہند اور جنوبی پنجاب میں چشتی سلسلے کے بزرگ توحید ورسالت کا درس دے رہے تھے اور خاندانِ سہروردیہ کا فیضان دہلی تا ملتان پھیلا ہوا تھا مگر ابھی تک باب الاسلام سندھ فیوض وبرکات سے خاص حصہ نہ رکھتا تھا۔ جب حضرت سیدنا لعل شہباز قلندر رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پانی پت میں حضرت سیدنا بوعلی قلندر رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے باب الاسلام سندھ کو نوازنے کی اِستدعا کی اور فرمایا: ”ہند میں تین سو قلندر رہیں، بہتر ہوگا کہ آپ (باب الاسلام) سندھ تشریف لے جائیں۔“ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مشورے پر حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ باب الاسلام سندھ تشریف لے آئے۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دشتِ شہباز

حضرت سیدنا لعل شہباز رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب باب الاسلام سندھ کی طرف رختِ سفر باندھا تو راستے میں مکران میں وادی پنج گور کے قریب قیام فرمایا

1 ... تحفۃ الکرام (مترجم)، ص ۳۲۹، تذکرہ اولیاءِ سندھ، ص ۲۰۶

یہاں ہزاروں مکرانی بلوچوں نے آپ کے دستِ حق پرست پر توبہ کی اور شمعِ اسلام کے پروانے بن گئے۔ یہ میدان آج بھی آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لقب کی نسبت سے ”دشتِ شہباز“ کہلاتا ہے۔ یہاں کے مقامی لوگ آج بھی آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عقیدت اور محبت کا دم بھرتے نظر آتے ہیں۔[1]

ضعیف العمری میں بھی مدنی قافلے

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ضعیفُ العمری کے باوجود صحت مند اور چاک وچوبند تھے۔ منقول ہے کہ جب آپ سیہون تشریف لائے تو اس وقت آپ کی عمر سو سال سے کچھ زائد تھی، اور آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آخری ایام میں بھی حسبِ عادت نیکی کی دعوت عام کرنے کے لیے سفر فرماتے تھے۔[2]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ حضرت سیدنا لعل شہباز قلندر رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس طرح ضعیفُ العمر ہونے کے باوجود تبلیغ قرآن وسنت کے لیے راہِ خدا میں سفر فرماتے رہے اور ایک ہم ہیں کہ جوانی، فارِغُ البالی اور ہر طرح کی آسانیاں میسر ہونے کے باوجود بھی مدنی قافلے میں سفر سے گھبراتے ہیں۔

---

1 ... شانِ قلندر، ص ٢٨٢ وغیرہ

2 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ٥٢٣

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جوانی میں ہمارا یہ عالم ہے اور بڑھاپے کی کیا ضمانت کہ نصیب ہوتا بھی ہے یا نہیں؟ اگر سانسوں نے وفا کی اور بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھ بھی دیا تو کیا پتا کہ خدمتِ دین کا جذبہ بیدار ہو گا یا نہیں، یاد رکھئے کہ بڑھاپا اکیلا نہیں آتا بلکہ اپنے ساتھ بیسیوں مسائل، پریشانیوں اور بیماریوں کو لے کر آتا ہے اور بالآخر موت کی آغوش میں سلا دیتا ہے لہٰذا اس وقت کو غنیمت جانتے ہوئے اپنی قبر و آخرت کی تیاری میں مصروف ہو جایئے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہ کر بزرگوں اور اولیائے کرام کے طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے مدنی قافلوں میں سفر کرکے خوب خوب نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے۔ ترغیب کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب **فیضانِ سنّت** صَفْحَہ 1370 پر مَدَنی قافلے کی ایک مَدَنی بہار ملاحظہ کیجئے: شاھدرہ (مرکزالاولیاء لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے، میں اپنے والِدین کا اِکلوتا بیٹا تھا، زیادہ لاڈ پیار نے مجھے حد دَرَجہ ڈھیٹ اور ماں باپ کا سخت نافرمان بنا دیا تھا، رات گئے تک آوارہ گردی کرتا اور صبح دیر تک سویا رہتا۔ ماں باپ سمجھاتے تو اُن کو جھاڑ دیتا۔ وہ بے چارے بعض اوقات رو پڑتے۔ دعائیں مانگتے ماں کی پلکیں بھیگ جاتیں۔ اُس عظیم لمحے پر لاکھوں سلام جس "لمحے" میں مجھے دعوتِ اسلامی والے ایک عاشقِ رسول سے مُلاقات کی سعادت ملی اور اُس نے مَحبَّت اور پیار سے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھ پاپی و

بدکار کو مَدَنی قافِلے میں سفر کیلئے تیار کیا۔ چُنانچِہ میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ تین ۳ دن کے مَدَنی قافِلے کا مسافِر بن گیا۔ نہ جانے ان عاشِقانِ رسول نے تین ۳ دن کے اندر کیا گھول کر پِلا دیا کہ مجھ جیسے ڈِھیٹ انسان کا پتّھر نُما دل جو ماں باپ کے آنسوؤں سے بھی نہ پِگھلتا تھا موم بن گیا، میرے قَلب میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہو گیا اور میں مَدَنی قافِلے سے نَمازی بن کر لوٹا۔ گھر آکر میں نے سلام کیا، والِد صاحِب کی دَست بوسی کی اور امّی جان کے قدم چومے۔ گھر والے حیران تھے! اس کو کیا ہو گیا ہے کہ کل تک جو کسی کی بات سننے کیلئے تیار نہیں تھا وہ آج اتنا باادب بن گیا ہے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رسول کی صُحبت نے مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا اور یہ بیان دیتے وقت مجھ سابِقہ بے نَمازی کو مسلمانوں کو نَمازِ فَجر کیلئے جگانے کی یعنی صدائے مدینہ [1] لگانے کی ذِمّہ داری ملی ہوئی ہے۔

گرچہ اعمالِ بد، اور اَفعالِ بد   نے ہے رُسوا کیا، قافِلے میں چلو
کر سفر آؤ گے، تم سُدھر جاؤ گے   مانگو چل کر دُعا، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علما کا ادب

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علم کے بہت ہی قدر دان تھے نیز اہلِ علم کے مقام و مرتبے کا لحاظ فرمایا کرتے تھے۔ نَماز کی اِمامت بہت کم فرماتے، ہمیشہ یہ کوشش

---

1 ... دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نَمازِ فَجر کیلئے اُٹھانے کو صدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں۔

رہتی کہ پاس موجود علمائے کرام میں سے کوئی امامت کروائے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علما کا بڑا مقام و مرتبہ ہے۔اسی لئے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نہ صرف خود علمائے کرام کا ادب و احترام اور ان کی تعظیم فرماتے ہیں بلکہ اسلامی بھائیوں کو بھی اس کا حکم فرماتے رہتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بارہا دیکھا گیا ہے کہ علمائے کرام کو رخصت کرتے وقت ننگے پاؤں ہی دور تک چھوڑنے تشریف لے جاتے ہیں، کئی بار ایسا بھی ہوتا ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ملاقات کے لئے تشریف لانے والے مقتدر علمائے کرام کے لئے مصلیٔ امامت پیش فرما دیتے ہیں۔ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: دعوتِ اسلامی سے تمام وابَستگان بلکہ ہر مسلمان کے لئے ضَروری ہے کہ وہ عُلَمائے اہلسنّت سے ہر گز نہ ٹکرائیں، اِن کے اَدب واِحترام میں کوتاہی نہ کریں، عُلَمائے اہلسنّت کی تحقیر سے قَطعاً گُریز کریں۔

علمی مقام اور تدریس

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زبردست عالمِ دین تھے۔لِسانیات اور صرف و نحو میں آپ کو یدِ طُولیٰ حاصل تھا۔فارسی اور عربی پر کامل دَسترَس رکھتے تھے نیز آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زبردست شاعر بھی تھے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کچھ مضامین پر کتابیں بھی لکھی ہیں جن میں سے صرف صغیر قسم دوئم، اَجناس اور میزانُ الصرف کے

---

1 ... شانِ قلندر، ص ۳۰۲ وغیرہ

بارے میں کہا جاتا ہے کہ اُس دور کے مدارس کے نصاب میں بھی شامل تھیں۔[1]

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدرسہ بہاؤ الدین (مدینۃ الاولیاء ملتان شریف) میں فارسی اور عربی میں تدریس کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ سیہون شریف میں مدرسہ "فقہ الاسلام" تھا جس کے بارے میں منقول ہے کہ وہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہی نے قائم فرمایا تھا جبکہ ایک دوسری روایت میں ہے کہ یہ مدرسہ پہلے سے قائم تھا البتہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کی تعمیر و ترقی میں اہم کردار ادا کیا یہاں تک کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دور میں اس جیسا عالی شان مدرسہ پورے باب الاسلام سندھ میں نہ تھا۔ تِشنگانِ علم دُور دراز سے علم کی پیاس بجھانے سیہون آتے یہاں تک کہ اسکندریہ (مصر) جیسے دور دراز علاقے سے طلبہ اس مدرسہ میں تحصیلِ علم کے لیے حاضر ہوتے تھے۔ یہ وہ دور تھا کہ سیہون باب الاسلام سندھ علم و علما کا مرکز تھا اور حضرت لعل شہباز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علما کی اس کہکشاں میں مثلِ آفتاب تھے۔[2]

سجادہ نشین

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سجادہ نشین آپ کے محبوب مرید و خلیفہ حضرت سیدنا علی سرمست رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے کہ جب قلندر پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بغداد شریف سے باب الاسلام

1... سیرت پاک حضرت لعل شہباز قلندر وغیرہ، ص ۲۴ بتغیر، وغیرہ

2... شہبازِ ولایت، ص ۲۵ بحوالہ اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۳۱

سندھ تشریف لائے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ان کے ساتھ تشریف لائے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قلندر پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وزیر مشہور تھے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولیائے کرام کی کرامتیں حق ہیں اور زمانہ نبوت سے آج تک کبھی بھی اس مسئلہ میں اہلِ حق کے درمیان اختلاف نہیں ہوا۔ ہر زمانے میں اللہ والوں کی کرامتوں کا صُدُور وظُہور ہوتا رہا اور ان شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت تک کبھی بھی اس کا سلسلہ منقطع نہ ہو گا۔ آیئے! حضرت لعل شہباز قلندر سید محمد عثمان مَرْوَندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی چند کرامات سنئے اور عقیدت کی ٹھنڈک سے دل ودماغ کو تر و تازگی بخشئے۔

(۱) بارانِ رحمت کا نزول

منقول ہے کہ ایک بار سیہون شریف اور اس کے ارد گرد کے علاقوں میں شدید قحط پڑا یہاں تک کہ کھانے کی کوئی چیز دور دور تک دکھائی نہ دیتی، نہریں خشک ہو گئیں، کنوئیں سوکھ گئے، پانی کا ملنا دشوار ہو گیا۔ قحط کی وجہ سے اس قدر خوفناک صورت حال ہو گئی کہ زندہ بچنے کی کوئی امید دکھائی نہ دیتی تھی۔ آخر کار اہلِ علاقہ اکٹھے ہو کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خانقاہ کے گرد جمع ہوئے اور فریاد کرنے لگے۔ حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف اور نَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا) کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے فرمایا: تم

---

[1] ... سیرت پاک حضرت لعل شہباز قلندر، ص ۹۰

سب لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گناہوں سے سچی توبہ کرو اور میرے ساتھ دعا مانگو۔ لوگوں نے فوراً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ عالی میں اپنے گناہوں کی معافی مانگی اور توبہ استغفار کرنے لگے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا کے لیے ہاتھ دراز کر دیے اور بارش اور خوشحالی کی دعا کی۔ کہا جاتا ہے کہ ابھی حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دعا مانگ کر اپنے حجرہ مبارکہ میں داخل بھی نہ ہونے پائے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی دعا کو قبولیت سے مشرف فرمایا اور رحمت کی بوندیں برسنے لگیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم اور حضرت سیدنا لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبولیتِ دعا کی خوشی میں لوگوں نے کھانے پکا کر غربا و مساکین میں تقسیم کیے۔ حضرت سیدنا لعل شہباز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نمازِ عشاء کی ادائیگی کے بعد اجتماعِ ذکر و نعت کا اہتمام فرمایا اور لوگوں نے مل کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کیا اور حضور پرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر خوب درود و سلام پیش کیا۔ (1)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ملنے پر حضرت سیدنا لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کس طرح اجتماعِ ذکر و نعت کا

---

(1) ... شانِ قلندر، ص ۳۱۱ وغیرہ

اہتمام کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا اور کیوں نہ ہو کہ ان اللہ والوں کی تو ساری زندگی قرآن وسنت کی تعلیمات کا عملی نمونہ ہوتی ہے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان کے مطابق تھا۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (پ۱۳، ابراھیم: ۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا

لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ جب بھی کوئی خوشی کا موقع ہو مثلاً شادی بیاہ یا مدنی منّے یا منّی کی ولادت وغیرہ تو گانوں باجوں اور ڈھول ڈھمکوں کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی مول لینے کے بجائے اجتماعِ ذکر ونعت یا دیگر نیک کاموں کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کریں۔

مذکورہ واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی دعائیں کس طرح فوراً بارگاہِ عالی میں شرفِ قبولیت پاتی ہیں۔ نیز یہ بھی درس ملتا ہے کہ مصائب وپریشانیوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی برگزیدہ ہستیوں کی طرف رجوع کریں۔ یہ بات کوئی نئی نہیں بلکہ صحابہ کرام کے عمل سے مُستفاد ہے چنانچہ

آٹھ روز تک بارش ہوتی رہی

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک دن (جمعہ کے دن) رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خطبہ ارشاد فرمار ہے تھے، ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں عرض گزار ہوا:

یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! (قحط سالی کی وجہ سے) جانور ہلاک ہو گئے اور راستے منقطع ہو گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہمارے لیے بارش کی دعا کیجئے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: اے اللہ! ہم پر بارش نازل فرما، اے اللہ! ہم پر بارش نازل فرما۔ حضرت سیّدنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم آسمان میں کوئی بادل نہیں دیکھتے تھے اور نہ ہی اس کا کوئی ٹکڑا دیکھتے تھے جب کہ ہمارے اور اُحد پہاڑ کے درمیان کوئی مٹی کا گھر اور نہ ہی کوئی خیمہ تھا۔ ڈھال جتنا ایک بادل نمودار ہوا، جب آسمان کے درمیان پہنچا تو پھیل گیا اور بارش ہونے لگی۔

حضرت سیّدنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم نے ایک ہفتہ تک سورج نہ دیکھا۔ پھر اگلے جمعہ اس دروازہ سے ایک آدمی داخل ہوا جب کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور عرض کی، یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! (بارش کی کثرت کی وجہ سے) جانور ہلاک ہو گئے اور راستے منقطع ہو گئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کیجئے کہ وہ بارش کو ہم سے روک لے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے ہاتھ بلند فرمائے اور دعا کی: اے اللہ! ہمارے اردگرد نازل فرما، ہم پر نہیں، اے اللہ! چھوٹے بڑے پہاڑوں پر، وادیوں میں جنگلوں میں بارش نازل فرما، حضرت سیّدنا

اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بادل چھٹ گیا، ہم دھوپ میں مسجد سے باہر نکلے۔ [1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲) مسواک سایہ دار درخت بن گئی

گرمیوں کے دن تھے، سورج پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا اور حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی خانقاہ کے صحن میں وضو فرما رہے تھے۔ ایک عقیدت مند نے دھوپ کی تپش کو دیکھتے ہوئے عرض کی: حضور! ہم اس جگہ پر ایک سایہ دار درخت لگائیں گے تاکہ آنے والے اس کے سائے میں آرام پائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وضو سے فراغت کے بعد ایک مرید کو اپنی مسواک دیتے ہوئے فرمایا: اسے یہاں زمین میں گاڑ دو۔ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے مسواک زمین میں گاڑ دی گئی۔ اگلے ہی دن اس مسواک میں ہری ہری شاخیں نمودار ہو گئیں اور چند دنوں میں دیکھتے ہی دیکھتے یہ چھوٹی سی مسواک ایک تناور سایہ دار درخت بن گئی۔ [2]

(۳) دم کرنے سے مریضوں کی شفایابی

منقول ہے کہ حضرت سیدنا لعل شہباز قلندر محمد عثمان مَروَندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ

---

1 ... سنن نسائی، ص ۲٦۳، حدیث: ۱۵۱۵

2 ... شانِ قلندر، ص ۱۳۳ وغیرہ

القوِی جس مریض کے لیے دستِ دعا بلند فرمادیتے فوراً صحتیاب ہو جاتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قرآنِ کریم کی چند آیاتِ مبارکہ تلاوت فرماتے اور پانی پر دم کرکے مریض کو پلانے اور آنکھوں پر لگانے کا حکم فرماتے۔ نتیجۃً فوری طور پر مریض میں صحت یابی کے آثار نمودار ہو جاتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دم کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ سُورۃُ الفَاتِحہ، سُورۃُ الفَلَق، سُورۃُ النَّاس اور کلمۂ طیبہ بالترتیب ایک ایک بار پڑھتے، اس کے بعد خلفائے راشدین رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے وسیلہ جلیلہ سے مریض کی شفایابی کے لیے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں دعا کرتے۔ کہتے ہیں کہ آج بھی اگر کوئی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزار پر حاضر ہو کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایصالِ ثواب کے بعد اسی طرح بالترتیب سورۃ الفاتحہ، سورۃ الفلق، سورۃ الناس اور کلمہ طیبہ پڑھ کر خلفائے راشدین کے وسیلہ سے دعا کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے اس کی دعا قبول ہوجاتی ہے اور پروردگارِ عالم اسے شفائے کاملہ عطا فرماتا ہے۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آخری کلمات

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک اور برگزیدہ بندوں کا وقتِ رخصت بھی عجیب ہوتا ہے

1 ... شانِ قلندر، ص ۳۱۵ وغیرہ

کوئی سجدہ کرتے ہوئے جارہا ہے تو کوئی مُراقبہ میں بیٹھا، کسی کی مَحْوِیَتِ علمِ دین میں روح پرواز کرجاتی ہے تو کوئی درسِ قرآن کے دوران جان سپردِ خالقِ کون ومکان کردیتا ہے۔

جب حضرت سیدنا لعل شہباز قلندر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الصَّمَد کا آخری وقت آیا تو آپ کی زبان سے ادا ہونے والے آخری کلمات یہ تھے:

"میرا کوئی ساتھی نہیں ہے، میرا عمل میرا ساتھ کیا دے گا، میرا سب سے بڑا سہارا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذاتِ بابرکات ہے، میرے ساتھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب حضور سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہیں۔ جن کے بارے میں میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم" یعنی میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے کسی کی بھی پیروی کروگے تو ہدایت پاجاؤ گے۔ [1] اور خاص طور پر وہ چار صحابۂ کرام خلفائے راشدین عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد آپ کے جانشین ہوئے"[2]

حضرت سیدنا لعل شہباز رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ان کلمات سے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بالخصوص

---

1 ... مشکوۃ المصابیح، کتاب المناقب والفضائل، ۳/۳۳۵، حدیث: ۶۰۱۸

2 ... شان قلندر، ص ۳۲۲ وغیرہ

خلفائے راشدین رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے محبت وعقیدت کا پتا چلتا ہے۔

وفاتِ حسرت آیات

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ۲۱ شعبان المعظم ۶۷۳ ھ میں داعیٔ اَجَل کو لبیک کہا۔[1] انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جس جگہ وصال فرمایا وہیں آپ کا روضۂ مبارکہ تعمیر ہوا اس کی تعمیر سب سے پہلے سلطان فیروز تغلق کے زمانے میں ہوئی پھر وقتاً فوقتاً سرزمین ہند پر حکمرانی کرنے والے سلاطین واُمَراء مزارِ پُرانوار پر حاضر ہوتے رہے اور اس کی تزئین وآرائش میں حصہ ڈال کر دین ودنیا کی سعادتیں لوٹتے رہے۔

بعدِ وصال بھی حاجت روائی

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے دنیا سے پردہ کر جانے کے بعد بھی مخلوقِ خدا کی مدد اور حاجت روائی فرماتے ہیں۔ حضرت سیدنا لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا روحانی فیض آپ کے وصال کے بعد بھی جاری وساری ہے۔ چنانچہ مآثر الکرام کے مؤلف حضرت علامہ مولانا میر سید غلام علی آزاد بلگرامی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنی آپ بیتی بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ ربیع الاول ۱۱۴۳ھ کی دسویں تاریخ کو میں سیوستان (سیہون شریف) پہنچا۔ کچھ عرصے بعد میری ملازمت ختم ہو گئی۔

---

1 ... حدیقۃ الاولیاء (سندھی)، ص ۹۹، معیار سالکانِ طریقت (سندھی)، ص ۴۲۵

روزگار کے حوالے سے بہت پریشانی کا سامنا ہوا۔ ملازمت کی بحالی کے سلسلے میں ذاتی طور پر تمام تعلقات آزما لیے مگر سب بے سود۔ آخر کار ایک رات مقدر کا ستارہ چمک ہی اٹھا، ہوا کچھ یوں کہ ایک رات میں اسی پریشانی کے عالم میں سویا تو خواب میں دیکھا کہ شہر کی ایک گلی سے گزر رہا ہوں پھر مجھے یوں محسوس ہوا کہ جیسے یہ گلی ختم ہو گئی ہے اور آگے راستہ بند ہے، میں کچھ سوچتے ہوئے رک گیا، یکایک سامنے سے ایک شخص آتے ہوئے دکھائی دیا وہ اجنبی شخص نزدیک پہنچا تو میں نے پوچھا کہ اس گلی کا راستہ آگے سے بند ہے یا کھلا ہے؟ اس شخص نے عربی زبان میں جواب دیا: آگے چلے جاؤ وہاں پر تمہیں کچھ لوگ ملیں گے۔ میں جھجکتا ہوا آگے بڑھا ابھی چند ہی قدم چلا تھا کہ ایک جگہ تین بزرگ سندھی لباس میں ملبوس بیٹھے دکھائی دیئے۔ میں نے حاضرِ خدمت ہو کر سلام کیا اور ایک بزرگ (جو ان کے پیشوا تھے) کے سامنے دو زانو بیٹھ گیا۔ انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا اور پوچھا: کیسے آئے ہو؟ میں نے عرض کی: شیخ! میں ایک پریشانی میں مبتلا ہوں، میری نوکری ختم ہو گئی ہے، میں چاہتا ہوں کہ دوبارہ اپنے عُہدے پر بحال کر دیا جاؤں، یہ سن کر وہ بزرگ مُراقَبے میں چلے گئے اور پورے ایک پہر کے بعد سر اٹھا کر فرمایا: تمہیں تمہاری ملازمت مل جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی اور میں بے چینی سے اس دن کا انتظار کرنے لگا، آخر ایک برس بعد میری ملازمت بحال ہو گئی اور خواب میں بزرگ نے جو بات کہی تھی وہ درست ثابت ہوئی بعد میں مجھے یوں محسوس ہوا

کہ جیسے بشارت دینے والے بزرگ حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے اور پورے ایک پہر کا مُراقَبہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ مجھے اپنے مقصد میں کامیابی کے لیے ایک برس لگے گا۔[1]

مجلس مزاراتِ اولیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سنتوں کی خوشبو پھیلانے، عِلمِ دین کی شمعیں جلانے اور لوگوں کے دلوں میں اولیاء اللہ کی محبت و عقیدت بڑھانے میں مصروف ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ (تادمِ تحریر) دنیا کے کم و بیش 200 ممالک میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ ساری دنیا میں مَدَنی کام کو منظم کرنے کے لئے تقریباً 92 سے زیادہ مجالس قائم ہیں، انہی میں سے ایک "مجلسِ مزاراتِ اولیا" بھی ہے جو دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ درج ذیل خدمات انجام دے رہی ہے۔

1. یہ مجلس اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کے راستے پر چلتے ہوئے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہونے والے اسلامی بھائیوں میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانے کیلئے کوشاں ہے۔
2. یہ مجلس حتَّی المقدور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اجتماعِ ذکر و نعت کرتی ہے۔

---

1 ... شانِ قلندر، ص ۳۱۹ وغیرہ

3. مزارات سے مُلحِقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کرواتی اور بالخصوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگاتی ہے جن میں وُضو، غسل، تیمم، نمازاور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اوراس کا درست طریقہ نیز سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتیں سکھائی جاتی ہیں۔

4. عاشِقانِ رسول کو حسبِ موقع اچھی اچھی نیتوں مثلاً باجماعت نماز کی ادائیگی، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، درسِ فیضانِ سنت دینے یا سننے، صاحبِ مزار کے ایصالِ ثواب کیلئے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلوں میں سفر اور فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے روزانہ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی یعنی قمری ماہ کی ابتِدائی دس تاریخوں کے اندر اندر اپنے ذِمہ دار کو جمع کرواتے رہنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

5. "مجلس مزاراتِ اولیاء" ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کا تحفہ بھی پیش کرتی ہے اور صاحبِ مزار بُزرگ کے سَجادہ نشین، خُلَفا اور مزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کر کے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور بیرونِ ملک میں ہونے والے مَدَنی کام وغیرہ سے آگاہ رکھتی ہے۔

6. مزارات پر حاضری دینے والے اسلامی بھائیوں کو شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عطا کردہ نیکی کی دعوت بھی پیش کی جاتی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تا حیات اولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا ادب کرتے ہوئے ان کے در سے فیض پانے کی توفیق عطا فرمائے اور ان مبارک ہستیوں کے صدقے دعوتِ اسلامی کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مزاراتِ اولیا پر دی جانے والی نیکی کی دعوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ کو مزار شریف پر آنا مبارک ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقوں کا سِلسِلہ جاری ہے، یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، ہم لحہ بہ لحہ موت کی طرف بڑھتے چلے جا رہے ہیں، عنقریب ہمیں اندھیری قبر میں اُترنا اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا پڑے گا، اِن اَنمول لمحات کو غنیمت جانئے اور آیئے! اَحکامِ الٰہی پر عمل کا جذبہ پانے، مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتیں اور اللہ کے نیک بندوں کے مزارات پر حاضری کے آداب سیکھنے سکھانے کے لئے مَدَنی حلقوں میں شامل ہو جایئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دونوں جہاں کی بھلائیوں سے مالامال فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	ہمعصر و ہمسفر	16
ولادت اور سلسلہ نسب	5	مزارات پر حاضری	17
والد ماجد	6	غوثِ پاک کے مزار پر	17
والد ماجد کا مقام	6	سفرِ حج اور فکرِ مدینہ	17
سیّدنا علی المرتضی کے پیارے عثمان مروندی	7	زیارتِ مدینہ	18
والدہ ماجدہ	7	لاہور میں مزاراتِ اولیا پر حاضری	19
ولادت سے پہلے والدہ کو ولایت کی بشارت	8	مزارات پر حاضری کا طریقہ	20
قلندر کہنے کی وجہ	8	قلندر پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مدنی قافلے	21
قلندر کون ہوتا ہے؟	9	اجمیر شریف حاضری	22
القاب کی وجہ تسمیہ	9	سندھ کا مقدر جاگ اٹھا	23
بچپن اور ابتدائی تعلیم	10	دشتِ شہباز	23
حفظِ قرآن اور مسائلِ دینیہ	11	ضعیف العمری میں بھی مدنی قافلے	24
بچوں کی تربیت کب شروع کی جائے؟	12	علما کا ادب	26
والدین کا داغِ مفارقت	13	علمی مقام اور تدریس	27
حضرت لعل شہباز قلندر سُنّی تھے	13	سجادہ نشین	28
بیعت و خلافت	14	بارانِ رحمت کا نزول	29
مرشد کے حکم پر عمل	15	آٹھ روز تک بارش ہوتی رہی	31

ماخذ ومراجع

☆☆☆☆☆☆☆☆	قرآن مجید	☆☆
مطبوعہ	کتاب	نمبر شمار
مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی	ترجمہ کنز الایمان	1
دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۶ھ	سنن نسائی	2
دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ	فردوس الاخبار	3
دار الفکر، بیروت ۱۴۲۱ھ	مشکوٰۃ المصابیح	4
رضا فاؤنڈیشن، مرکز الاولیاء لاہور	فتاوی رضویہ	5
علم دین پبلشرز، مرکز الاولیاء لاہور	اللہ کے خاص بندے عبدہ	6
مرکز الاولیاء لاہور	شان قلندر	7
مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی 2005ء	آداب مرشد کامل	8
الفیصل ناشران، مرکز الاولیاء لاہور 2009ء	اقتباس الانوار	9

10	سیرت حضرت لعل شہباز قلندر	اسلام بکڈپو مرکز الاولیاء لاہور 2013ء
11	خزینۃ الاصفیاء	مکتبہ نبویہ، مرکز الاولیاء لاہور 1994ء
12	تذکرہ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی	علما اکیڈمی شعبہ مطبوعات محکمہ اوقاف لاہور 1980ء
13	تذکرہ اولیاءِ سندھ	علمی کتاب گھر، مرکز الاولیاء لاہور 1997ء
14	اللہ کے ولی	القریش پبلی کیشنز، مرکز الاولیاء لاہور 2010ء
15	سیرت پاک حضرت عثمان مروندی	عظیم اینڈ سنز پبلشرز مرکز الاولیاء لاہور
16	سیرت پاک حضرت لال شہباز قلندر	مکتبہ حاجی نیاز احمد، مدینۃ الاولیا ملتان
17	قبروں کی 25 حکایات	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
18	تربیتِ اولاد	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی 2007ء
19	قلندر کی شرعی تحقیق	عطاری پبلشرز باب المدینہ کراچی 2001ء
20	تحفۃ الکرام مترجم	سندھی ادبی بورڈ جامشورو 2006ء
21	معیار سالکانِ طریقت سندھی	سندھی ادبی بورڈ جامشورو 2010ء
22	حدیقۃ الاولیاء سندھی	سندھی ادبی بورڈ جامشورو 2007ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net